REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ یوم پنجشنبہ

الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

فی پرچہ ۱۰ آنے پیسے

۱۳ شوال ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۰ امان ۱۳۴۱ ہش | ۲۰ مارچ ۱۹۶۲ء | نمبر ۶۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۹ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

کل اور پرسوں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی رہی البتہ کل شام کچھ بے چینی کی تکلیف تھی اس وقت طبیعت ٹھیک ہے حسب معمول کل حضور سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ تعلیم الاسلام کالج اپنے لائق پرنسپل کی مثالی نگرانی میں بہت عمدگی سے ترقی کے منازل طے کر رہا ہے

یہاں نوجوانوں کو مثالی طلباء ہی نہیں بلکہ مثالی شہری بنانے کی کامیاب کوشش کی جا رہی ہے

کالج یونین کے زیر اہتمام جناب انور عادل سیکرٹری تعلیم حکومت مغربی پاکستان کی تقریر

ربوہ ۱۹ مارچ۔ جناب انور عادل صاحب سی ایس پی سکرٹری تعلیم حکومت مغربی پاکستان نے کل صبح یہاں تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام کالج کے طلبہ اور ممبران اسٹاف سے خطاب کرتے ہوئے تعلیم الاسلام کالج کے تعلیمی ماحول اور طلباء کو سیرت و کردار کے ہمہ گیر اوصاف سے متصف کرنے کی بھرپور کوششوں کو سراہا۔ آپ نے فرمایا مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ تعلیم الاسلام کالج اپنے لائق پرنسپل کی مثالی نگرانی میں بہت عمدگی سے ترقی کے منازل طے کر رہا ہے اور یہاں نوجوانوں کو جن پر قوم کی آئندہ ترقی کا دارومدار ہے، مثالی طلباء ہی نہیں بلکہ مثالی شہری بنانے کی کامیاب کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب انور عادل ڈائریکٹر آف ایجوکیشن لاہور ریجن جناب سی ایم صادق کی معیت میں تعلیم الاسلام کالج یونین کی درخواست پر طلباء کی اہم ذمہ داریوں کے موضوع پر ان سے خطاب کرنے لاہور سے ربوہ تشریف لائے ہوئے تھے کالج یونین کا یہ خصوصی اجلاس کل ۱۰ بجے صبح کالج ہال میں یونین کے سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ مسٹر نقل احمد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کالج کے ایک طالب علم برکت اللہ طاہر نے کی۔ از اں بعد یونین کے سیکرٹری عطاء المجیب راشد نے گزشتہ اجلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعدہ صاحب صدر نے معزز مہمانوں کا تعارف کراتے ہوئے کالج یونین کی طرف سے ان کا خیر مقدم کیا۔ اور پھر جناب انور عادل سے درخواست کی کہ آپ طلبا کو اپنے خطاب سے نوازیں۔

طلبہ سے خطاب

جناب انور عادل نے طلبہ سے انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے پہلے تو اس عزت افزائی پر کالج یونین کا شکریہ ادا کیا اور پھر طلبا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ بلاشبہ آپ کا یہ تعلیمی ادارہ اس لحاظ سے بہت خوش قسمت ہے کہ اسے وہ ماحول میسر ہے جسے ہم صحیح معنوں میں تعلیمی ماحول کہہ سکتے ہیں۔ یہاں دھیان بٹانے اور توجہ ہٹانے والی بے مقصد قسم کی غیر علمی مصروفیات ناپید ہیں یہی وجہ ہے کہ اس خالص تعلیمی ماحول میں حصول تعلیم اور کردار سازی کے نقطۂ نگاہ سے آپ کو یہاں ایک بھرپور زندگی بسر کرنے کا زریں موقعہ حاصل ہے۔ اور آپ لوگ سیرت و کردار کے یکساں سانچوں میں ڈھلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

فی الوقت قومی اور ملکی لحاظ سے اس امر کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے کہ ہمارے نوجوان کردار سازی کے اعلیٰ اوصاف سے متصف ہوں اسی لئے ہم تعلیمی نظام کو اس نہج پر استوار کرنے میں کوشاں ہیں کہ یہ بلند مقصد جلد سے جلد حاصل ہو کر ہمیں شاہراہ ترقی پر مضبوطی سے گامزن کر دے ہم اپنی اس کوشش میں اس وقت ایک چوراہے پر کھڑے ہیں اور اس راہ پر قدم بڑھانے کا عزم رکھتے ہیں کہ جس سے یہ بلند مقصد آسانی سے حاصل ہو سکے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو ہم طلباء کی زندگیوں کو مثمر ثمرات بنانے کا تجربہ کر رہے ہیں تاکہ وہ کردار سازی کے اوصاف سے متصف ہو کر قومی اور بین الاقوامی تقاضوں کو باحسن وجوہ پورا کرنے کے قابل بن سکیں۔ اس تجربہ کو کامیاب بنانا آپ لوگوں کا کام ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

ملک غلام نبی صاحب اور عبدالحمید صاحب ۲۰ مارچ کو روانہ ہو رہے ہیں

مکرم ملک غلام نبی صاحب اور مکرم عبدالحمید صاحب مورخہ ۲۰ مارچ بروز منگل بذریعہ چناب ایکسپریس بوقت صبح ساڑھے آٹھ بجے اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے بیرون پاکستان روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب کثرت سے سٹیشن پر تشریف لا کر اپنے مجاہد بھائیوں کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

(وکیل التبشیر ربوہ)

ربوہ کا موسم:- ربوہ ۱۹ مارچ۔ یہاں مورخہ ۱۷ اور ۱۸ مارچ کی درمیانی شب خاصی تیز بارش ہوئی اتوار کی صبح کو بھی چھینٹا پڑا اور اس وقت سے آج صبح تک مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہے۔

مرزا مہتاب بیگ صاحب وفات پا گئے

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

آج رات مرزا مہتاب بیگ صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئے، انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک بہت نیک اور مخلص کم گو بزرگ تھے قادیان کے زمانہ میں مرزا صاحب صدر انجمن احمدیہ کے صنعتی سکول (درزی خانہ) کے سالہا سال انچارج رہے اور اب کچھ عرصہ ہوا پاسپورٹ حاصل کر کے قادیان کی زیارت کے لئے قادیان تشریف لے گئے تھے اور وہاں بیمار ہو کر لمبا عرصہ صاحب فراش رہے۔ چند دن ہوئے ان کے لڑکے مرزا عبداللطیف صاحب درویش انہیں بیماری کی حالت میں ربوہ پہنچا گئے تھے۔ چنانچہ آج ان کا انتقال ہو گیا۔ مرحوم کی دوسری بیوی حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ کی پوتی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم ترین صحابہ میں سے تھے اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۸/۳/۶۲

(مورخہ ۱۸ مارچ کو نماز عصر کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی اور کندھا بھی دیا۔ بعد ازاں مرحوم کی نعش مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کی گئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم قاضی محمد عبداللہ صاحب نے دعا کرائی۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ ادارہ)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۶۲ء

اہلِ اسلام کا فرض

ازمنہ وسطیٰ میں جب یورپین اقوام کا تصادم اسلام سے ہوا تو انہوں نے عیسائی فرقہ وارانہ ہلاکتوں سے بچنے کے لئے سیکولرزم میں پناہ لی اور علوم و فنون کو اختیار کر کے دنیوی ترقی کے راستے نکالے یہ راستے کچھ اتنے خوشگوار اور مفید ثابت ہوئے کہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ یورپین اقوام اور ان کے محروسہ ممالک مادی ترقیوں کی چوٹی پر پہنچ چکے ہیں۔ اور تمام دنیا کے پیداواری خزانے ان کے قبضہ میں آ چکے ہیں۔ ایک وقت تھا کہ پاکستان سے گندم دنیا کے بہت بڑے مغربی حصہ میں جاتی تھی مگر آج اسکے بالکل الٹ ہم دیکھتے ہیں کہ اس برصغیر کا وہ حصہ جو آزادی کے بعد مغربی پاکستان کی صورت میں نمودار ہوا ہے اور جو کبھی غلہ کی ذخیرہ گاہ مانا جاتا تھا اپنی ضروریات کے لئے دوسرے ممالک کا منہ تکنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

الغرض یورپ نے مادی لحاظ سے آج اتنی عظیم ترقی کر لی ہے کہ ساری دنیا کی اقتصادیات پر وہی چھایا ہوا ہے۔ پہلے جہاں ہر دیس میں مذہب اور اخلاقی اقدار کا چرچا ہوتا تھا اب اونچی سطح پر صرف اقتصادیات پر ہی بحثیں ہوتی ہیں۔ اس طرح دنیا اخلاقی اور مذہبی ماحول سے نکل کر صرف پیٹ اور جسمانی آسودگی کے سامانوں کی فراہمی میں مشغول ہو گئی ہے پہلے جہاں انسان کے کسی فعل کو اخلاقی اور دینی اقدار سے جانچا اور تولا جاتا تھا آج مال و دولت کے معیاروں سے پرکھا جاتا ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پہلے لوگ صرف ہوا پر گذر اوقات کرتے تھے نہیں پہلے بھی کھانے کے لئے اناج وغیرہ اور تن ڈھانکنے کے لئے موزوں کپڑوں کی ضرورت ہوتی تھی تاہم پہلے میں اور آج میں بہت فرق ہے۔ پہلے ان چیزوں کو نظری اور عملی لحاظ سے انسان ثانوی حیثیت دیتا تھا۔ وہ جرأت مندانہ کاموں کے لئے جسمانی آرائشوں کو چھوڑ دیتا تھا۔ سفر اور حضر میں اعلیٰ درجہ کا انسان وہ سمجھا جاتا تھا جو ان باتوں سے اوپر اٹھ کر اخلاق اور دین میں اور تقویٰ میں بالا ہوتا تھا۔ دولتمند لوگوں کا بے شک پہلے بڑا اثر ہوتا تھا مگر دولتمند لوگ بھی دولت کمانے اور اپنی اقتصادی حالت کے سنوارنے میں اتنے منہمک نہیں ہوتے تھے جتنے کہ اخلاق اور دین کے مقابلہ میں وہ آج نظر آتے ہیں۔

بے شک آج دنیا کی مادی حالت بدرجہا بہتر ہو گئی ہے۔ آج سائنس اور جدید علوم کی طفیل اقتصادیات کا ایک معیار حاصل ہو چکا ہے۔ سہولت اور آسودگی کے سامان بے اندازہ پیدا ہو گئے ہیں۔ شہروں اور دیہات میں ان سامانوں کی بہر لہر ہے۔ انسان نے سفر کے لئے ایسے ذرائع ایجاد کر لئے ہیں کہ زمین۔ پانی اور ہوا میں گویا تیرتا پھرتا ہے۔ بے شک زندگی میں بہت سی مادی خوشگواریاں آ گئی ہیں۔ یہ سب درست ہے لیکن اس ترقی کا ایک منفی پہلو بھی ہے اور وہ پہلو معمولی نہیں بلکہ بنیادی ہے اور وہ یہ ہے کہ جہاں مادی سامانوں کی ریل پیل ہے وہاں حقیقی لطفِ زندگی مفقود ہو گیا ہے۔ ایک خاندان کے افراد میں وہ الفت باقی نہیں رہی جو زندگی کو پرلطف اور پسندیدہ بناتی ہے۔ بے شک پہلے بھی بھائی بھائیوں کی باہمی ناچاقی کی مثالیں ملتی ہیں۔ پہلے بھی باپ بیٹوں سے بدظن ہوتے تھے اور بیٹے باپوں اور ماؤں سے بدسلوکیاں کرتے تھے مگر پہلے یہ استثنائی حیثیت رکھتے تھے۔ اس کے برخلاف آج یہ قاعدہ کلیہ بن چکے ہیں۔ تھوڑے سے مالی انتفاع کے لئے لوگ اپنے عزیز ترین رشتوں کو منقطع ہی نہیں کر دیتے بلکہ ہمیشہ کے لئے دشمنی کی فصل بو دیتے ہیں۔ پہلے اکثر لوگ اچھے تعلقات کے لئے دولت کو لات مار دیتے تھے۔

اسی طرح دنیا کا نظام پہلے سے بالکل مختلف ہو گیا ہے۔ مذہب اور اخلاق کا قابو اکثریت کے دلوں پر نہیں رہا۔ انفرادی اور اجتماعی تعلقات صرف مطلب پرستی تک رہ گئے ہیں۔ فرد فرد سے اور حکومت حکومت سے جو خوشگوار تعلقات قائم کرتی ہے اس کی تہ میں بھی ذاتی انتفاع کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ آج تمام دنیا کی حکومتیں کہنے کو تو منہ سے یہی رٹ لگا رہی ہیں کہ ہماری پالیسی امن عالم کی پالیسی ہے۔ ہم سب اقوام عالم سے دوستی رکھنا چاہتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ کوئی حکومت بھی دوسرے کی دوستی پر اعتماد نہیں رکھتی۔

آج دنیا میں امریکہ اور روس متضاد نظریات کے بناء پر ایک دوسرے کے مقابلہ میں صف آرا ہیں۔ دونوں کے پاس بے پناہ ہلاکت کا سامان ہے۔ پھر دونوں نے اپنا اپنا رسوخ دوسری اقوام میں بڑھانے کے لئے بے پناہ پراپیگنڈہ شروع کر رکھا ہے۔ تمام دنیا آج اخلاق اور مذہب کی بجائے اقتصادی چکر میں آئی ہوئی ہے اس لئے سخت خطرہ ہے کہ دنیا سائنس اور جدید آلاتِ ہلاکت کا شکار ہو جائے۔ تاہم صدیوں کی دینی اور اخلاقی تربیت جو اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم السلام کرتے آئے ہیں وہ ابھی تک انسانی فطرت سے بالکل صاف نہیں ہوئی۔ اور انسان اس سے ابھی چھٹکارا نہیں پا سکا اور وہ ناوانستہ طور پر ہی سہی ان کی پابندی کرنے پر مجبور ہے۔ اس لئے شیطان ابھی پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکا۔

اس لئے ابھی وقت ہے کہ دنیا کے خدا پرست اٹھیں اور دنیا کو بچائیں۔ سب سے زیادہ فرض یہ مسلمان اقوام پر عاید ہوتا ہے کہ وہ اسلام کی کشتی نوح کو لے کر آگے آئیں اور ڈوبتی دنیا کو طوفان کے نرغے سے محفوظ کریں۔ اگر مسلمان اہلِ علم حضرات اپنے فرض کو پہچانیں تو آج ہی دنیا کا پانسہ بدل سکتا ہے۔ مغربی دنیا میں ایسی سعید روحیں ابھی موجود ہیں جو اسلام کا خیر مقدم کرنے کے لئے تیار ہیں +

درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ پیٹ میں ورم کی وجہ سے بیمار ہیں اور سکھر کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔
خاکسار بھی آج کل بیمار ہے۔
احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔
(مہرالدین معرفت لطیف برادرز لائلپور)

الفضل کی اشاعت بڑھانا ہر احمدی کا فرض اوّلین ہے!

رحمت کا سحاب

آسماں سے کوئی دنیا پر عذاب آتا نہیں
ساتھ جب تک اس کی رحمت کا سحاب آتا نہیں

بجلیوں سے دل کی ظلمت مٹ نہیں سکتی کبھی
بام پر جب تک ازل کا آفتاب آتا نہیں

نَعۡبُدُ کیساتھ جبتک ہو نہ شامل نَسۡتَعِیۡنُ
زندگانی میں حقیقی انقلاب آتا نہیں

خون میں نازل نہ ہوں جب تک نئی رنگینیاں
لاکھ غازے ہوں کبھی رنگِ شباب آتا نہیں

چھیڑتا جب تک نہیں پھر اُس کو اُستادِ ازل
رقص میں ہستی کا چھیڑا یہ رباب آتا نہیں

آپ ہی ناداں ہیں بیٹھے ہوئے پُنبہ بگوش
آپ حیراں ہیں اُدھر سے کیوں جواب آتا نہیں

جس کی ہوں تنویر آنکھیں دیکھ لیتا ہے اُسے
انجمن میں وہ کبھی زیرِ نقاب آتا نہیں

میرے دُعائیہ نوٹ پر دوستوں کا رّدِعمل

اور

دوستوں سے دُعا کی مزید درخواست

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

۲۲؍فروری ۱۹۶۲ء کے الفضل میں میرا ایک دعائیہ نوٹ زیرِ عنوان "کچھ اپنے متعلق" چھپا تھا۔ اس نوٹ میں مَیں نے نیک انجام کے علاوہ اس دعا کی درخواست بھی کی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل و کرم سے اس گروہ میں شامل کرے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کی بشارت کے مطابق قیامت کے دن حساب و کتاب کے بغیر بخشا جائیگا یہ نوٹ میں نے کافی تکلیف اور گھبراہٹ کی حالت میں لکھا تھا۔ اور مجھے بہت خوشی ہوئی اور میرا دل شکر و امتنان کے جذبات سے بھر گیا کہ دوستوں میں میرے اس نوٹ کی وجہ سے دعا کی خاص تحریک پیدا ہوئی اور جماعت کے مخلصین نے مجھے اپنی دردو سوز کی دعاؤں سے نوازا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے میں نے رمضان کی آخری دعا میں یوں محسوس کیا کہ گویا میرے دل و دماغ کا بوجھ اٹھتا جارہا ہے اور اس کے بعد سے میں کافی حد تک اپنے جسم کی کمزوری اور دل کی بے چینی میں کمی محسوس کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو بہترین جزا سے نوازے اور انہیں اپنے فضل و رحمت سے حصۂ وافر عطا کرے جنہوں نے اپنی دردمندانہ دعاؤں سے میری نصرت فرمائی۔ میں بھی اس رمضان میں سب دوستوں کے لئے عموماً اور ان دوستوں کے لئے خصوصاً دعا کرتا رہا ہوں جو رمضان کے ایام میں مجھے تاروں اور خطوں کے ذریعہ دعا کے واسطے لکھتے رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب کی پریشانی دور کرے۔ سب کی مشکلات کے حل کا رستہ کھولے۔ سب کو دین و دنیا کے مقاصد میں کامیابی سے نوازے اور سب کو حسناتِ دارین سے متمتع فرمائے۔ اٰمین یا ارحم الراحمین۔

مگر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے گو مجھے خدا کے فضل سے جسمانی کمزوری کے لحاظ سے بھی کچھ افاقہ ہے اور طبیعت کی بے چینی اور گھبراہٹ میں بھی نسبتاً کمی ہے گو ابھی پورا افاقہ نہیں ہے۔ کیونکہ ابھی تک میری ٹانگوں میں کافی کمزوری ہے اور ایک بیمار انسان کی طرح بہت آہستہ آہستہ چلتا ہوں اور تھوڑا سا چلنے سے کافی کوفت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح فکر کی بات پیش آنے پر طبیعت میں گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور اعصابی بے چینی رہتی ہے۔ پس میں اپنے مخلص دوستوں اور بھائیوں اور بہنوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ جہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور دوسرے احباب اور جماعت کے لئے دعائیں کرتے ہیں وہاں اس عاجز کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں تاکہ مقدر زندگی مفید کام اور خدمتِ دین میں گزرے اور انجام بخیر ہو۔

باقی میں نے جو اپنی دعائیہ تحریک میں لکھا تھا کہ دوست دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے قیامت کے دن اس گروہ میں شامل کرے جو رسول پاک کی بشارت کے مطابق حساب کتاب کے بغیر بخشا جائیگا۔ سو اس پر احباب جماعت میں اپنے اپنے رنگ میں مختلف قسم کا ردِ عمل ہوا ہے۔ بعض نے اسے گھبراہٹ کا نتیجہ قرار دیا ہے اور بعض نے اسے کسرِ نفسی سمجھا ہے۔ گھبراہٹ کا تو ممکن ہے کچھ دخل ہو مگر کسرِ نفسی ہرگز نہیں۔ کیونکہ میں نے اس دعا کی تحریک اپنے سارے حالات اور کمزوریوں کا جائزہ لینے کے بعد کی تھی اور وہ بالکل درست تھی۔ مجھ میں خدا کے فضل سے تکلف کی عادت نہیں بلکہ ہمیشہ صاف اور سیدھے طریق پر اپنے دل کی بات کہنے کا عادی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے حالات اور میری کمزوریوں کو جانتا ہے اور حق یہی ہے کہ اس کے فضل اور ستاری کے بغیر انسان کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں۔ لیکن جو دوست حسنِ ظنی کی بناء پر اس نکتہ کو نہیں سمجھ سکتے وہ کم از کم اصولی رنگ میں یہ بات تو ضرور سمجھ سکتے ہیں کہ اسلام نے مغفرت اور نجات کی بنیاد انسان کے عمل پر نہیں رکھی بلکہ خدا کے فضل پر رکھی ہے۔ پس اگر میں خدا کے فضل و رحمت اور اس کی ستاری اور مغفرت کا طالب ہو کر حساب کتاب کے بغیر بخشش پانے کی تڑپ رکھتا ہوں تو اس پر ہمارے دوست تعجب کیوں کرتے ہیں؟ حق یہ ہے کہ اگر میرے اندر کوئی نیکی ہے اور مجھے کسی خدمت کی توفیق ملی ہے۔ تو وہ محض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں اور حضور کے پاک ورثہ کی طفیل ہے۔ اور اس کے مقابل پر میری کمزوریاں یقیناً میرے اپنے نفس کی طرف سے ہیں وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِی اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ۔ وَاللّٰہُ عَلٰی مَا اَقُوْلُ شَھِیْدٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ الرَّحِیْمِ

راقم آثم

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ

۱۵؍مارچ ۱۹۶۲ء

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کی زندگی ہی آج زمانہ کی سب سے بڑی ضرورت ہے

"ہم قرآن شریف ہی کی تعلیم دینے آئے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف تو اس لئے بھیجا ہے کہ اس پر عمل کیا جاوے۔ اس میں کہیں نہیں لکھا کہ خدا کسی کو مجبور کرتا ہے (یعنی قرآن شریف کی تعلیم تو صاف ہے کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا) انسان کی ہر حالت خواہ وہ آرام کی ہو یا تکلیف کی گزر ہی جاتی ہے۔ کیونکہ وقت تو اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ چنانچہ کسی نے کہا ہے۔ شبِ تنور گزشت و شب سمور گزشت۔ پھر انسان کیونکر اس کام کو مقدم نہ کرے۔ جو اس کا اصل فرض ہے۔ ہمارے نزدیک سب سے بڑی ضرورت آج اسلام کی زندگی کی ہے۔ اسلام ہر قسم کی خدمت کا محتاج ہے اس کی ضرورتوں پر ہم کسی ضرورت کو مقدم نہیں کر سکتے۔ خدا تعالےٰ نے جو کام ہمارے سپرد کیا ہے ہم معصیت سمجھتے ہیں کہ اس کام کو چھوڑ دیں دو بیمار ہوتے ہیں۔ ایک ان میں سے اگر مر جائے تو کچھ حرج نہیں ہوتا۔ لیکن ایک ایسا ہوتا ہے اگر وہ مر جائے تو دنیا تاریک ہو جاتی ہے۔ بس یہی حالت اسلام کی ہو رہی ہے۔ آج سب سے بڑی ضرورت یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اور بن پڑے اسلام کی خدمت کی جاوے۔ جسقدر روپیہ ہو وہ اسلام کی احیاء میں خرچ کیا جاوے"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۲۷)

قرآن کریم کو حفظ کرنے کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتب سے چند اہم اقتباسات

"اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ (سورہ حجر) یعنی اس کتاب کو ہم نے ہی نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ رہیں گے سو تیرہ سو برس سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت ہو رہی ہے۔ اب تک قرآن شریف میں پہلی کتب کی طرح کوئی مشرکانہ تعلیم ملنے نہیں پائی۔ اور آئندہ بھی عقل تجویز نہیں کر سکتی کہ اس میں کسی نوع کی مشرکانہ تعلیم مخلوط ہو سکے۔ کیونکہ لاکھوں مسلمان اس کے حافظ ہیں۔ ہزارہا اس کی تفسیریں ہیں۔ پانچ وقت اس کی آیات نمازوں میں پڑھی جاتی ہیں۔ ہر روز اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔ ......"

(براہین احمدیہ ص۱۱۰)

"قرآن کریم بحیثیت ذکر ہونے کے قیامت تک محفوظ رہے گا اور اس کے حقیقی ذاکر ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے اور اس پر ایک اور آیت بھی بین قرینہ ہے اور وہ یہ ہے بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ۔ یعنی قرآن کریم آیات بیّنات ہیں جو اہل علم کے سینوں میں ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ مومنوں کو قرآن کریم کا علم اور نیز اس پر عمل عطا کیا گیا ہے اور جبکہ قرآن کریم کی جگہ مومنوں کے سینے ٹھہرے تو یہ آیت کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون بجز اس کے اور کیا معنی رکھتی ہے کہ قرآن سینوں سے محو نہیں کیا جائیگا؟"

(شہادت القرآن ص۵۷)

"سو خدا تعالےٰ نے بموجب اس وعدہ کے (وانا لہ لحفظون۔ ناقل) چار قسم کی حفاظت اپنی کلام کی کی، اوّل حافظوں کے ذریعہ سے اس کے الفاظ اور ترتیب کو محفوظ رکھا اور ہر ایک صدی میں لاکھوں ایسے انسان پیدا کئے جو اس کی پاک کلام کو اپنے سینوں میں حفظ رکھتے ہیں۔ ایسا حفظ کہ اگر ایک لفظ پوچھا جائے تو اس کا اگلا پچھلا سب بتا سکتے ہیں۔"

(ایام الصلح ص۵۵)

"اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ اتفاق ہے؟ کہ قرآن شریف آج تک محفوظ ہے اسلامی تاریخ بتاتی ہے کہ یہ اتفاق نہیں بلکہ اس کی ظاہری حفاظت الکتاب اور قرآن مبین کے ذریعوں سے ہوتی ہے۔ جن کا ذکر (اس سورۃ کے شروع ہی میں کیا گیا ہے) شروع نزول ہی سے اس کی آیات لکھی جانے لگیں۔ اور اس کی حفاظت ہوتی گئی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسے متّقی عطا کئے جو اس کے ایک ایک لفظ کو حفظ کرتے اور رات دن خود پڑھتے اور دوسروں کو سناتے تھے۔"

(تفسیر کبیر ص۲۱۳)

"یہ بھی یاد رہے کہ ایسے آدمیوں کا میسر آنا جو اُسے حفظ کرتے اور نمازوں میں پڑھتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طاقت میں نہ تھا۔ ان کا مہیا کرنا آپ کے اختیار سے باہر تھا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون۔ فرمایا کہ ایسے لوگ ہم پیدا کرتے رہیں گے جو اسے حفظ کریں گے آج اس اعلان پر تیرہ سو سال ہو چکے ہیں۔ اور قرآن مجید کے کروڑوں حافظ گزر چکے ہیں ..... اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو اپنے خاص تصرّف سے ایسے الفاظ اور ایسی ترکیب سے نازل فرمایا ہے کہ وہ سہولت سے حفظ ہو جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر ص۱۴۵)

"دوسرا سامان خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کے لئے یہ کیا کہ حفّاظ و قرّاء کو پیدا اس کثرت کے ساتھ کر دیا کہ دنیا میں اس کی اور کہیں نظیر نہیں ملتی۔ قرآن کریم پہلی الہامی کتاب نہیں جو دنیا میں نازل ہوئی۔ بلکہ اس سے پہلے اور بھی کئی الہامی کتابیں نازل ہو چکی ہیں۔ مگر کسی ایک کتاب کو بھی یہ بات میسر نہیں آئی کہ اس کے ماننے والوں نے حفظ کیا ہو۔ لیکن قرآن کریم وہ کتاب ہے جس کے لاکھوں حفاظ آج بھی دنیا میں موجود ہیں۔"

(تفسیر کبیر صفحہ ۴۴۴)

"قرآن کریم کی خدمت اور اس کی حفاظت ظاہری کا کام حفاظ اور قرّاء کے سپرد ہے وہ قرآن کریم کے خادم ہیں اور اس کی حفاظت ظاہری کا کام حفاظ اور قرّاء کے سپرد ہے۔ وہ قرآن کریم کے خادم ہیں۔ اور اس کی حفاظت کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ جس طرح مُہر کی یہ غرض ہوتی ہے کہ کوئی چیز باہر سے اندر داخل نہ ہو اور کوئی چیز اندر سے باہر خارج نہ ہو۔ اسی طرح اس آیت میں بتایا گیا تھا کہ قرآن کریم کی (وہ آیت یہ ہے خِتٰمُهٗ مِسْكٌ۔ ناقل) خدمت پر ایسے انسان مقرر کئے جائیں گے جو مشک کی طرح خوشبودار ہوں گے۔ یعنی وہ اعلیٰ درجہ کے نیک اپنی ذمہ داری کو سمجھنے والے اور قرآن کریم کی حفاظت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ چودہ سو سال گذر چکے مگر کوئی زمانہ ایسا نہیں گذرا جس میں حفاظ کی ایک بڑی بھاری جماعت دنیا میں موجود نہ ہو اور قرآن کریم کی خدمت نہ کر رہی ہو۔"

(تفسیر کبیر ص۳۳۲)

(مرسلہ قریشی محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح)

تحفے

نہ درد و داغ نہ سوز و گداز کے تحفے
اُسے پسند ہیں عجز و نیاز کے تحفے

رہِ خدا میں مٹا دیں جو اپنی ہستی کو
اُنہیں کو ملتے ہیں عمرِ دراز کے تحفے

کبھی کبھی تو رُخِ دلفروز کے جلوے!
کبھی کبھی تو مئے خانہ ساز کے تحفے!

ترے سوا میرے محمود اور کیا ہوں گے
ترے غلام کے تیرے ایاز کے تحفے

کلی کلی کو کوئی گدگدائے جاتا ہے
نفس نفس میں لئے اہتزاز کے تحفے

قدم قدم پہ ثنائیں قدم قدم پہ درود
یہی ہیں رہروِ راہِ حجاز کے تحفے

حقیر ہیں مگر ایسے حقیر بھی تو نہیں
مرے حضور دلِ نونیاز کے تحفے

عشب احمد راجیکی

مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہانہ اجلاس

ربوہ۔ آج مورخہ ۱۹/۳/۶۲ بروز سوموار بعد نماز مغرب مسجد غلہ منڈی میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس ہوگا۔

اس اجلاس میں مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر سابق مبلغ ماریشس تقاریر فرمائیں گے۔

ربوہ کے تمام خدام کی شرکت لازمی ہے۔ انصار اللہ اور اطفال الاحمدیہ سے بھی شمولیت کی درخواست ہے۔ (محمد بشیر شاد معتمد مجلس مقامی ربوہ)

آئیوری کوسٹ (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

تیرہ افراد کا قبول اسلام ملاقاتیں اور لٹریچر کی اشاعت۔ اخبارات میں انٹرویو

از مکرم مقبول احمد صاحب قریشی بی اے انچارج آئیوری کوسٹ مشن۔ بتوسط وکالت تبشیر — ربوہ

قارئین الفضل کو علم ہو چکا ہے کہ آئیوری کوسٹ (جو کہ گذشتہ فرانسیسی مقبوضات میں سے آزاد شدہ ملک ہے) میں ہمارا مشن حالیہ ہی میں قائم ہو چکا ہے دوسری سہ ماہی کی رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے مزید تین ماہ کے عرصہ کے لئے یہاں پر فریضہ تبلیغ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی یہاں سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ جس کا نام انیاما (Anyama) ہے میں تین دفعہ جا کر تبلیغ کی انفرادی طور پر وہاں کے رئیس و امام مسجد و معزز احباب کو ملکر احمدیت سے روشناس کرایا اس کے علاوہ ایک واقف دوست کے گھر جہاں سارا سارا دن قیام رہا مختلف دوست یکے بعد دیگرے ملاقات کے لئے آتے رہے جنہیں تبلیغ کی گئی۔ اور اسی طرح پبلک جلسہ کا بھی اہتمام کیا گیا۔ جس میں قرآن مجید و اسلام کی برتری خصوصاً دربارہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بیان کی گئی۔ ہمارے مخصوص عقائد کا علم حاصل کر کے حاضرین خاص طور پر متاثر ہوئے اور بعد میں کئی ایک نے اظہار کیا کہ واقعی دلائل و عقائد کے ساتھ ہی اسلام کی فوقیت دوسرے ادیان پر ثابت کی جاسکتی ہے۔ اس موقعہ پر عربی و فرنچ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا

اسی طرح آبی جان میں مختلف محلہ جات ٹریش ویلی۔ کوکوڈی۔ مارکوری پلاتو وغیرہ میں جا کر انفرادی طور پر تبلیغ کی جاتی رہی جن میں علاوہ افریقی احباب کے بعض لبنانی سوری تاتی۔ نائیجیریا اور غانا کے احباب کو بھی پیغام حق پہنچایا گیا اور پڑھنے کے لئے لٹریچر دیا گیا اپنی قیام گاہ کے علاقہ میں بھی بعض واقف دوستوں کی معیت میں مختلف دوستوں کو جا کر تبلیغ کی جاتی رہی۔ اور خاص دلچسپی لینے والوں کو پڑھنے کے لئے لٹریچر بھی دیا گیا اور مشن ہاؤس آنے کے لئے بھی کہا گیا۔

کرسمس کے موقعہ پر مختلف افریقی ممالک سے ٹورنامنٹ کے سلسلہ میں ٹیمیں آئی ہوئی تھیں جن سے رابطہ پیدا کر کے پڑھنے کے لئے لٹریچر بھی دیا اور اسلامی تعلیم سے بھی روشناس کیا گیا۔

زائرین

ان متفرق ملاقاتوں اور پریس میں شائع شدہ مضمون کے نتیجہ میں زائرین کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ جنہیں مناسب رنگ میں پیغام حق پہنچایا جاتا رہا۔ نیز جماعت احمدیہ کی مختلف ممالک میں تبلیغ اور اس کے نتائج سے بھی مطلع کیا جاتا رہا خصوصاً ہمارے مختلف ممالک میں احمدی احباب کی تصاویر دیکھکر زائرین متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور انہیں اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا کہ واقعی ہماری جماعت خدمت دین کے جذبہ سے معمور ہے اور اس کے نتیجہ میں یورپین ممالک میں بھی وہ لوگ جو کسی وقت تثلیث اور کفارہ جیسے عقائد کے معتقد تھے اب آہستہ آہستہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔

زائرین میں سے قابل ذکر دوست جو مشن ہاؤس میں آئے یہ ہیں:۔

الحاج سنوسی جو مصر میں تعلیم حاصل کر کے آئے ہوئے ہیں اور انیاما قصبہ میں سکول جاری کئے ہوئے ہیں۔ چار مرتبہ آئے اور مختلف سوالات کر کے علم حاصل کرتے رہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب کا مطالعہ بھی کر رہے ہیں۔

اسی طرح شیخ شبلی سلا جو کہ موری تانیا ملک میں تعلیم حاصل کر کے واپس آئے ہوئے ہیں۔ اور زالا نابو) دیبو جگہ پر مدرسہ جاری کئے ہوئے ہیں بھی آئے اور احمدیت کے مخصوص عقائد سے واقفیت حاصل کی وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

اسی طرح گیمبیا کے الحاج ییمیا بھی تشریف لائے اور خصوصاً وفات مسیح کے مسئلہ میں خاص دلچسپی لیتے رہے اور مزید سلسلہ سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے لٹریچر بھی حاصل کیا

اسی طرح ایک کیتھولک مدرسہ کے ڈائریکٹر جو فرنچ ہیں بھی ملاقات کے لئے مشن ہاؤس آئے۔

لٹریچر

انفرادی ملاقاتوں میں اور زائرین کو وکالت تبشیر کی طرف سے فراہم شدہ لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کی جاتی رہی جنہیں عربی زبان کی واقفیت تھی انہیں عربی کتب پڑھنے کو دی گئیں اور جنہیں فرنچ زبان سے واقفیت ہے اور انہی کی یہاں پر اکثریت ہے انہیں فرنچ لٹریچر دیا گیا اور بعض پڑوس کے ممالک سے آئے ہوئے جنہیں انگریزی زبان سے واقفیت تھی انہیں انگریزی لٹریچر دیا گیا اس سلسلہ میں نائیجیریا مشن سے جاری شدہ اخبار "دی ٹروتھ" بھی منگانے کا اہتمام کیا گیا اور دوستوں میں تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح نائیجیریا مشن کا شائع کردہ کیلنڈر بھی منگوا کر تقسیم کیا گیا۔

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر احباب جماعت نے جماعتی صدمہ محسوس کیا اور رنج و الم کا اظہار کیا۔ اس بارہ میں قارئین الفضل ان کی طرف سے تعزیت پر مشتمل ارسال کردہ ریزولیوشن پڑھ چکے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلےٰ جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

پریس

یہاں کے واحد یومیہ اخبار آبی جان ماتین (Abidjan Matin) میں ۲۰ نومبر کے پرچہ میں حسب ذیل بیان شائع ہوا۔

مشنری

کیتھولک اور پروٹسٹنٹ مشنری کی مذہبی کارروائیوں کا توسب کو اچھی طرح علم ہے ہی مگر ہمارے مسلمانوں کی کارروائیوں کا بہت ہی کم لوگوں کو علم ہے جن کا کیریکٹر نہایت ہی قابل غور ہے اور جو کہ بہت ہی پرانے وقت سے غیر متبدل ہے۔

بہر حال اگر بہت سے مشنری پروٹسٹنٹ یا کیتھولک کے ہیں تو مسلمانوں کا مشن بھی موجود ہے ہم اس کے ثبوت میں مسٹر مقبول احمد قریشی کو پیش کرتے ہیں جو ہمارے دارالحکومت میں موجود ہے۔

یہ مشنری ایک پاکستانی ہے۔ ہر ایک جانتا ہے کہ اس کا ملک تمام کا تمام مسلمان ہے ..... آزادی کے وقت اس ملک (ہندوستان) کو اختیار دیا گیا کہ جیسا چاہے اپنا مستقبل سنوارے اس کی تقسیم مذہب کی بناء پر ہوئی تھی

پاکستانی مسلمانوں کی اہم جماعت

مسٹر مقبول احمد قریشی پاکستانی مسلمانوں کی ایک اہم جماعت جس کا نام جماعت احمدیہ ہے کا نمائندہ ہے نسبتی طور پر یہ ماڈرن جماعت ہے اس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب (علیہ السلام) ۱۸۳۵ء سے ۱۹۰۸ء تک زندہ رہے جنہوں نے بطور نبی کے اہم کردار ادا کیا اور ان کی یادگار اس جماعت کی صورت میں بطور ایک حقیقت کے قائم ہے ...... مسٹر مقبول احمد قریشی جولائی سے آئیوری کوسٹ میں ہے۔ اپنے گروپ کے ممبران کو صراحتاً احمدیہ جماعت کے اکابرین سے آگاہ کرتا ہے اور مزید برآں اسلامی تعلیم کی تشریح کرتا ہے جو کہ ہرگز مسطحی تعلیم نہیں ہے لہٰذا وہ تعلیم دینے اور مسلمان بنانے کے اقدامات میں سنجیدگی سے منہمک ہے۔ اسلامی تعلیم ہمارے ملک میں ابتدائی مرحلہ پر ہی ہے کیونکہ (Fetishism) مشرکین کی رسومات ان سے علیحدہ نہیں ہوئیں۔

ٹھوس اور اہم کام

لیکن ہمیں معلوم ہے کہ جس مقصد کو سامنے رکھا گیا ہے وہ اس احساس پر مشتمل ہے جو مشکل لگرصافت اور اعلیٰ اسلامی حقیقتوں پر مشتمل ہے

تبلیغی مہم

احمدیہ جماعت نئی دنیا کے تقاضوں کو بھی سامنے رکھتی ہے یہ عربی کی ایسی تعلیم دینے کے اقدامات کر رہی ہے کہ جس سے عمدہ طور پر قرآن مجید کی آیات کا مفہوم سمجھ میں آجائے۔

غالباً یہ اکیلی اور واحد جماعت ہے جس کے مشن پاکستان سے انتہائی دور ممالک میں بھی قائم ہیں۔ ہم صرف نائیجیریا، غانا اور سیرالیون کا ذکر کرتے ہیں جن کی زبان انگلش ہے اور جن میں مبلغین اپنا مافی الضمیر سہولت سے ادا کر سکتے ہیں۔

ایک اور اہم ماہانہ اخبار "Fraternité Journal" جو کہ (Fraternité) سے طبع ہو کر تمام فرانسیسی زبان کے ممالک میں شائع ہوتا ہے اس کی بھی ماہ جنوری ۱۹۶۲ء کی اشاعت میں خاکسار کی تصویر شائع ہوئی ہے اور ساتھ ہی انٹرویو بھی جو (باقی صفحہ پر)

کیا آپ نے اپنے شہر کی ہر ایک لائبریری اور ریڈنگ روم میں رسالہ ریویو پہنچا دیا ہے

فہرست السّابقون الاوّلون

قبل ازیں ابتدائے سال ہی میں اپنا سارا چندہ ادا کرنے والے مخلصین کے اسمائے گرامی مذکورہ بالا عنوان کے تحت الفضل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ ایسے تمام احباب جو ۲۹ رمضان المبارک تک اس فرض سے باحسن طریق سبکدوش ہوگئے تحریک جدید کی روایتی فہرست میں شامل کر دیئے گئے تھے۔ جن مخلصین کے نام پہلے اخبار الفضل میں شائع ہو چکے ہیں ان کو چھوڑتے ہوئے دیگر مخلصین کے اسمائے گرامی ان شاء اللہ قسط وار ہدیہ ناظرین کئے جاتے رہیں گے۔ ذیل میں جھنگ صدر کی جماعت کے السابقون الاوّلون کے اسماء درج ہیں۔

احباب جماعت سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے

- مکرم مہر نور سلطان صاحب وکیل سول لائنز جھنگ صدر ... ۱۰۲-۰۰
- " منجانب حضرت نبی اکرمؐ " ... ۱۱-۰۰
- " " حضرت مسیح موعودؑ ... ۱۰-۰۰
- " دادا صاحب مہر سجاول خان صاحب مرحوم ... ۶-۰۰
- " دادی صاحبہ دولت خاتون صاحبہ مرحومہ ... ۵-۰۰
- " والد مہر ریاست صاحب مرحوم ... ۶-۰۰
- " والدہ صاحبہ بھاگ بھری صاحبہ ... ۵-۰۰
- " مہر امیر سلطان صاحب مرحوم (برادر) ... ۵-۰۰
- " نور بی بی صاحبہ مرحومہ (بھاوجہ) ... ۵-۰۰
- " محمد حیات صاحب مرحوم (بھتیجا) ... ۵-۰۰
- " نو اکبر خان ابن امیر سلطان صاحب ... ۵-۰۰
- " غلام فاطمہ صاحبہ مرحومہ (ہمشیرہ) ... ۵-۰۰
- " محمد اکبر صاحب مرحوم (چھوٹا) ... ۵-۰۰
- " کنیز فاطمہ صاحبہ مرحومہ (بھتیجی) ... ۵-۰۰
- " محمد سلیم خان صاحب مرحوم (بھتیجا) ... ۱۷-۰۰
- " غلام اکبر صاحب مرحوم (") ... ۱۷-۰۰
- " اقبال بیگم صاحبہ مرحومہ ... ۵-۰۰
- " ممتاز بیگم صاحبہ مرحومہ ... ۱۷-۰۰
- " نصر اللہ خان صاحب ... ۵-۰۰
- " ناصر احمد خان صاحب ... ۱۳-۰۰
- مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ... ۵-۰۰
- " امۃ القیوم بیگم صاحبہ ... ۵-۰۰
- " ناصرہ بیگم صاحبہ جھنگ صدر ... ۵-۰۰
- " بلقیس بیگم صاحبہ " ... ۵-۰۰
- مکرم افضل محمد صاحب مرحوم " ... ۵-۰۰
- " عبدالمجید صاحب پنشنر " ... ۵-۰۰
- مکرمہ اہلیہ محترمہ مولوی محمد صدیق صاحب " ... ۵-۰۰
- مکرم ایم نثار احمد جاوید ایم " ... ۵-۰۰
- مکرمہ امیر بیگم صاحبہ " ... ۵-۰۰
- مکرمہ اہلیہ صاحبہ ایم ملک بشیر صاحب " ... ۵-۰۰
- مکرم چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ سپرنٹنڈنٹ جیل جھنگ صدر ... ۹۰-۰۰
- " چوہدری بشیر احمد صاحب سٹور کیپر محکمہ بجلی جھنگ صدر کیمپ ... ۱۰-۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

زمیندار اور مزارع حضرات کے لئے ایک نیک مثال

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے زمیندار و مزارع حضرات کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ (چھ پیسہ) فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ (تیرہ پیسہ) فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

مزارع احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ (تین پیسہ) فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ (چھ پیسہ) فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں"

چنانچہ ہمارے مخلص دوست مکرم نواب زادہ محمد امین خان صاحب بنوں اپنی چٹھی میں دفتر ہذا کو تحریر فرماتے ہیں کہ

"میری طرف سے ... مبلغ روپیہ بحیثیت زمیندار کے سال ۱۹۶۲ء کے لئے مساجد بیرون فنڈ کے لئے سالانہ چندہ ہے جو اس کے ہمراہ ارسال ہے۔ مرسلہ رقم مندرجہ بالا کو میری طرف سے مساجد بیرون فنڈ کے چندہ میں درج فرمائیں۔"

دیگر زمیندار اور مزارع حضرات بھی اس طرف توجہ فرمائیں۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نواب زادہ صاحب موصوف کے اخلاص اور کمائی میں غیر معمولی برکت ڈالے اور انہیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترمہ سلامت النساء صاحبہ مرحومہ دختر منشی ہاشم علی صاحب سنوری صحابی ۶۵ سال بعد پیدائشی احمدی تھیں۔ سلسلہ کے ساتھ از حد اخلاص رکھتی تھیں جماعتی طور پر ہر کام میں باقاعدگی سے حصہ لیتی تھیں۔ تقسیم پاکستان سے قبل بھی اپنے وطن سنور ریاست پٹیالہ کی لجنہ میں سرگرمی سے کام کرتی رہیں۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ ان کی شادی غیر احمدی گھرانہ میں ہوئی تھی مگر تبلیغ کے ذریعہ خاوند کو بھی احمدی بنا لیا۔ الحمد للہ

قرآن کریم پڑھانے کا از حد شوق تھا نہ صرف احمدی بچے قرآن کریم پڑھنے کے لئے آتے تھے بلکہ غیر از جماعت بچوں کو بھی اسی جذبے اور محبت کے ساتھ پڑھاتی تھیں۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان میں قرآن کریم پڑھانے کی تحریک فرمائی تو اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے فوری کام شروع کیا۔ جو کہ تا آخر وقت تک جاری رکھا۔ خدمت خلق کا از حد ذوق تھا جس کی وجہ سے سنور میں اچھے اچھے گھرانوں میں واقفیت تھی اور اپنا زیادہ وقت تبلیغ میں ہی صرف کرتی تھیں۔ سلسلہ کی کتابیں پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ ملک کی تقسیم کے بعد اپنے لڑکے محمد احمد قمرؔ کے پاس سیالکوٹ میں رہائش اختیار کی گو تقسیم پر اس خاندان کا جانی و مالی بہت نقصان ہوا تھا جس کی وجہ سے صحت پر کافی اثر پڑنا لازمی تھا۔ مگر نہایت ہی صبر سے کام لیا۔ اور اپنے دلی جذبہ اور محبت کے ساتھ سیالکوٹ کی لجنہ اماء اللہ میں اپنی ہمت کے مطابق بہت اچھا کام کیا اور یہاں پر قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کیا اچھے اچھے گھرانوں کے بچے قرآن کریم پڑھنے کے لئے آتے تھے۔ تحریک جدید کے دفتر اوّل میں شامل تھیں بفضل خدا پورے انیس ۱۹ سال باقاعدگی سے چندہ ادا کرتی رہیں تقسیم کے وقت تنگی کے دن بھی آئے مگر تنگی سے اپنا وقت گزار کر تحریک جدید کا چندہ ادا کرتی رہیں۔ جب بھی کسی بیمار کا علم ہو جاتا تھا۔ اس کے گھر جا کر تیمارداری کرتی تھیں۔ جمعہ پڑھنے باقاعدہ جامع مسجد میں جایا کرتی تھیں۔ رمضان المبارک میں عورتوں کا علیحدہ درس ہوتا تھا باقاعدہ روزانہ درس میں جاتیں لجنہ کا جو بھی اجلاس ہوتا تھا۔ ان میں ضرور شامل ہوتی تھیں۔

غرض ہر لحاظ سے جماعتی کاموں کو مقدم رکھتی تھیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔

(محمد احمد قمر سنوری نیو کراچی ہاؤس بازار پنساریاں سیالکوٹ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بھائی مکرم محمد عالم صاحب کی اہلیہ صاحبہ شدید بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت کامل و عاجل عطا فرماوے۔

(محمد حسین پہریدار خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۲۔ چوہدری عبدالرحیم صاحب مجاہد سخت مشکلات میں ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مشکلات دور فرمائے۔

(حکیم عبدالواحد ہیڈ کلرک اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

۳۔ خاکسار کی دادی جان تقریباً ۲ ماہ سے بیمار ہیں آج کل میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

(مسعود احمد انیس ابن شیخ ضیاء الحق صاحب بیت الفضل دار الرحمت شرقی)

۴۔ محترم غلام حسین صاحب کی لڑکی عمر چھ سال کا نچلا حصہ ٹانگوں کا بیکار ہو گیا ہے۔ اور چلنے پھرنے سے معذور ہے۔ مگر تا حال کوئی افاقہ نہیں

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت عطا فرماوے۔

(خاکسار ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید)

۵۔ میری بائیں ٹانگ میں بڑے عرصہ سے درد کی تکلیف ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل صحت عطا فرماوے۔ (خورشید احمد خورشید میڈیکل ہال چک ۷۱ ... ڈاکخانہ ...)

۶۔ میں اور میرے بچے بیمار رہتے ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں

(... چھاؤنی)

۷۔ ڈاکٹر عبدالرشید صاحب عموماً بیمار رہتے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

(سید تنویر احمد اقبال روڈ ...)

تربیتی نقطۂ نگاہ سے بعض نہایت اہم امور

۱۔ نماز باجماعت

حضرت امیرالمومنین مصلح الموعود فرماتے ہیں:۔ "نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ۔ کیونکہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ہی ہے"
(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم منقول از انصار اللہ اگست ۶۱ء)

۲۔ اطاعت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم اطاعت کی روح پیدا کرتا ہے۔ جس کے بغیر کوئی جماعتی نظام چل نہیں سکتا۔ سرکشی انتشار کو چاہتی ہے اور اطاعت سے اتفاق۔ موانست۔ محبت۔ وابستگی اور تعاون کو جنم ملتا ہے۔ روزانہ پانچ دفعہ نمازوں میں امام کے ساتھ حرکات و سکنات میں متابعت و مطابقت اطاعت کی عملی مشق ہے۔ یہی نظم و ضبط اور کامیابی کی کلید ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اسی میں ہے کہ مومن اپنے اندر اطاعت کے جذبات پیدا کر کے جماعتی زنجیر میں مضبوط کڑی کا کام دے۔

۳۔ سچائی

صدر محترم انصار اللہ فرماتے ہیں:۔ "ہمیشہ سچ بولو۔ اور سیدھی بات کرو۔ جس میں کسی قسم کا کوئی پیچ اور کجی نہ ہو تا اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو درست کر دے اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے۔ سچی شہادت دو۔ کہ اس کے بغیر دنیا میں نہ عدل و انصاف قائم ہو سکتا ہے۔ نہ تم قوامین للّٰہ ٹھہر سکتے ہو۔ وعدے کرو سچے وعدے کرو زبان اور جوارح میں تضاد نہ ہو۔ زبان نے جو کہا جوارح نے کر دکھایا۔ معصیت و گناہ کے وعدے نہ کرو۔ بلکہ تخلقوا باخلاق اللّٰہ کو یاد رکھتے ہوئے وعداً حسناً۔ نیکی اور بھلائی کے وعدے کیا کرو اور نیکی کے ان وعدوں کو پورا کرو۔ کہ وعدوں کا پورا نہ کرنا دل میں نفاق کا بیج بوتا ہے۔ اور منافق کا ٹھکانا جہنم کے بہترین گوشہ میں ہے۔"
(انصار اللہ دسمبر ۶۰ء)

۴۔ تمباکو

تمباکو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے۔ لیکن یہ ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان ہے والذین ھم عن اللغو معرضون۔ اگر کسی کو کوئی طبیب بطور علاج بتائے تو ہم منع نہیں کرتے۔ ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے۔ اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتا تو آپ اپنے صحابہؓ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے۔
(فتاوے۔ فتوے ۲۹۵)

(۵) شعار اسلامی ۔ داڑھی

داڑھی ایک مسلمان کا امتیازی نشان ہے جس کو اپنانا اپنے قومی شعار کو تقویت دینے کے مترادف ہے اور اسے ترک کرنا اپنے خصوصی قومی نشان سے محرومی اور ایک عملی کمزوری ہے۔ جس سے افراد جماعت احمدیہ کو اجتناب لازم ہے۔

۶۔ اسلامی شعار ۔ پردہ

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:
ان لوگوں کو جو اپنی بیویوں کو بے پردہ رکھتے ہیں تنبیہ کرتا ہوں اور انہیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔
(خطبہ ۶/۶/۵۸)

۷۔ لغو

عربی لفظ ہے جس کے معنے بیہودہ۔ واہیات۔ نامعقول۔ مہمل۔ بے معنی۔ بے کار۔ بے فائدہ ہیں۔
(فیروز اللغات)

۸۔ تعلیم

توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو۔ اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۴)
(قائد تربیت انصار اللہ)

مجلس مشاورت پر تشریف لانے والے انصار اللہ

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت پر جو انصار اللہ مرکز سلسلہ ربوہ میں تشریف لا رہے ہیں۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ یہاں آنے سے پہلے اس امر کا جائزہ لے لیں کہ

۱۔ ان کی مجلس انصار اللہ اپنا سال رواں کا بجٹ آمد مرکزیہ میں بھجوا چکی ہے۔ اگر ابھی تک نہ بھجوایا ہو تو وہ ساتھ لیتے آئیں۔

۲۔ کیا تین ماہ کا چندہ مرکز میں پہنچ چکا ہے اگر نہ پہنچا ہو تو اب روانہ کر دیا جائے
جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

چندہ تعمیر انصار اللہ

بعض اراکین مجلس انصار اللہ کو یہ غلط فہمی ہے کہ چندہ تعمیر کی مد ختم ہو چکی ہے اور اب اس میں چندہ بھجوانے کی ضرورت نہیں۔ یہ خیال درست نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس چندہ کے لئے اب کوئی شرح مقرر نہیں۔ تاہم دوستوں کو حسب استطاعت اس میں ضرور حصہ لینا چاہئیے ایسے احباب جو سو روپیہ یا اس سے زائد رقوم اس مد میں بھجوائیں ان کے اسماء بدستور سابق بغرض دعا ہال میں کندہ ہوتے رہیں گے۔ جزاکم اللّٰہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

دار الضیافت کی اعانت کرنیوالے احباب کی فہرست

از صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ ربوہ

ماہ فروری ۱۹۶۲ء میں مندرجہ ذیل بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے صدقات اور عطیہ جات کی رقوم موصول ہوئی ہیں۔ جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے صدقات اور عطیہ جات کو قبول فرمائے اور ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور ہر بلا اور شر سے محفوظ رکھے اور اپنے فضل سے نوازے۔ آمین۔
نیز رمضان المبارک کی وجہ سے بعض مخلص دوستوں نے افطاری کے لئے بھی رقوم بھجوائی ہیں اللہ تعالیٰ ان کی اس نیکی کو قبول فرماتے ہوئے ان پر اپنا فضل فرماوے۔

صدقات

۱۔ امۃ القادر ربوہ بنت عبدالسمیع صاحب ربوہ ۔ ۵-۰۰
۲۔ عبدالسلام دار الصدر ۔ ۱-۰۰
۳۔ مسز محمود ادریس صاحب بذریعہ خدمت درویشاں ۔ ۳۰-۰۰
۴۔ ڈاکٹر امۃ الکریم صاحبہ بذریعہ خدمت درویشاں برائے کھانا مساکین ۔ ۲۰-۰۰
۵۔ محمد یوسف صاحب ربوہ ۔ ۵-۰۰
۶۔ اہلیہ صاحبہ شیخ نور الحق صاحب ربوہ ۔ ۵-۰۰
۷۔ بیگم صاحبہ ونگ کمانڈر سید محمد احمد صاحب ۔ ۲۳
۸۔ فلائٹ لیفٹیننٹ محمود احمد صاحب [illegible] ۔ ۵-۰۰
۹۔ چوہدری مبارک احمد صاحب ابن چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر ۔ ۲۰-۰۰
۱۰۔ میاں نسیم حسن صاحب بذریعہ مولانا جلال الدین صاحب شمس ۔ ۱۰۰-۰۰
۱۱۔ مرزا نسیم احمد صاحب لاہور ۔ ۲۰-۰۰
۱۲۔ بیگم صاحبہ مرزا رشید احمد لاہور ۔ ۲۴
۱۳۔ صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ربوہ ۔ ۲۰-۰۰
۱۴۔ اہلیہ صاحبہ شیخ نور الحق صاحب ربوہ ۔ ۵-۰۰
۱۵۔ زوجہ عبدالمجید صاحب احمد نگر ۔ ۵-۰۰
۱۶۔ سید سعید احمد ربوہ ۔ ۵-۰۰
۱۷۔ بیگم صاحبہ مرزا نسیم احمد لاہور ۔ ۲۸

عطیہ جات

۱۔ اہلیہ صاحبہ شیخ نور الحق صاحب ربوہ ۔ ۵-۰۰
۲۔ ڈاکٹر ضیاء اللہ صاحب شہر گجرات ۔ ۱۰-۰۰
۳۔ محمد عبداللہ صاحب وڈالہ اقبال ۔ ۲۰-۰۰
۴۔ چوہدری عبداللطیف صاحب اوورسیر ۔ ۴
۵۔ حکیم سراج دین صاحب لاہور ۔ ۱۰-۰۰

افطاری و فدیہ رمضان

ڈاکٹر گوہر دین صاحب کوٹ فتح خان ۔ ۳۰-۰۰
بیگم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ربوہ ۔ ۲۵
اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب ایڈووکیٹ لاہور برائے افطاری ۔ ۲۰
صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (ربوہ) ۔ [illegible]
جماعت نیروبی ۔ ۱۰۰-۰۰

مقصدِ زندگی
..... و .....
احکام ربانی
۸۰
اسی صفحہ کا رسالہ
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

جناب انور عادل سیکرٹری تعلیم حکومتِ مغربی پاکستان نے
ربوہ میں باسکٹ بال کوچنگ کیمپ کا افتتاح فرمایا

ربوہ ۱۹ مارچ۔ کل یہاں صبح ساڑھے نو بجے تعلیم الاسلام کالج کے باسکٹ بال کورٹس پر جناب انور عادل صاحب سی۔ ایس۔ پی سکرٹری تعلیم حکومتِ مغربی پاکستان نے باسکٹ بال کوچنگ کیمپ کا افتتاح فرمایا۔ یہ کوچنگ کیمپ سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن لاہور کے زیرِ اہتمام منعقد ہو رہا ہے اور اس میں تعلیم الاسلام کالج، تعلیم الاسلام ہائی سکول، جامعہ احمدیہ اور مقامی کلبوں کے پچاس کے قریب کھلاڑی حصہ لے رہے ہیں کیمپ پندرہ دن تک جاری رہے گا۔

رسم افتتاح کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو ظفر احمد نے کی بعد ازاں پروفیسر نصیر احمد خان صاحب صدر تعلیم الاسلام باسکٹ بال کلب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے جناب انور عادل کا تعارف کرایا اور آپ کو خوش آمدید کہا نیز ربوہ میں باسکٹ بال گیم کی مقبولیت اور اس کو فروغ دینے کی مساعی پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ نہ صرف پنجاب یونیورسٹی ٹیم میں بلکہ پنجاب کی منتخب ٹیم میں بھی ربوہ کے کھلاڑی منتخب ہوتے رہے ہیں۔ ازاں بعد آپ نے جناب انور عادل سے کیمپ کا افتتاح کرنے کی درخواست کی۔

جناب انور عادل نے جملہ کھلاڑیوں اور حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا میں سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والے اس کوچنگ کیمپ کے افتتاح کا اعلان کرتا ہوں اور اس دلی تمنا کا اظہار کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کی یہ تعمیری سرگرمیاں بار آور ثابت ہوں اور آپ کو زندگی کے عظیم تر مقصد میں بھی کامیابی حاصل ہو۔ آپ نہ صرف پنجاب یونیورسٹی میں نیک نامی اور شہرت حاصل کرنے والے بنیں بلکہ زندگی کے میدان میں بھی قومی اور ملکی نقطۂ نگاہ سے آپ کا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتا رہے۔

جناب انور عادل کی اِس افتتاحی تقریر کے بعد پروفیسر نصیر احمد خان صاحب نے پی۔ اے ایف پبلک سکول سرگودھا کے سپورٹس آفیسر مسٹر خورشید موتی لال کو جو سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن کی طرف سے اس کیمپ کے کوچ مقرر ہوئے ہیں آپ کی خدمت میں پیش کیا اور آپ سے ان کا تعارف کرایا۔ ازاں بعد آپ مسٹر خورشید موتی لال کی معیت میں باسکٹ بال کورٹ میں تشریف لے گئے اور کھلاڑیوں کی طرف اپنے ہاتھ سے بال پھینک کر کھیل کا افتتاح فرمایا اور چند منٹ موجود رہ کر کھیل بھی دیکھا۔

بعد ازاں آپ کالج یونین کے زیرِ اہتمام طلبہ سے خطاب فرمانے کی غرض سے کالج ہال میں تشریف لے گئے

مغربی افریقہ میں تبلیغِ اسلام

(بقیہ صفحہ ۵)

سٹر گلبرٹ ڈوتے فرنچ جونلسٹ سے ہوا بطرز سوال و جواب شائع ہوا ہے۔

بیعتیں

اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس سہ ماہی میں تیرہ مزید افراد جماعتِ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔

بالآخر احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان نئے داخل ہونیوالے احباب کو اپنی برکات سے نوازے اور انہیں استقلال بخشے اور مزید برآں دیگر احباب کو بھی بکثرت اس چشمہ سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

قرصِ نور

۱۹۵۰ء سے ۱۹۶۱ء تک

- طبی دنیا کی یہ دوا عرصہ بارہ سال سے کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے۔
- ہزاروں مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔
- بے شمار تعریفی خطوط موصول ہو رہے ہیں

جملہ شکایات کمزوری خواہ کسی سبب سے ہو یا کثرتی وغیرہ ضعفِ دل و دماغ، دل کی دھڑکن، کمزوری مثانہ پیشاب کی کثرت، چہرہ کی زردی اور عام جسمانی کمزوری کا بفضلہٖ تعالیٰ یقینی زود اثر اور مستقل علاج۔

مکمل کورس چار روپیہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ

ضرورت ہے

(۱) ٹورنگ ایجنٹس۔ جو کہ مختلف شہروں میں ہماری پراڈکٹس کے آرڈر بک کر سکیں صرف وہی احباب درخواستیں بھجوائیں جو کہ اس کام کا تجربہ رکھتے ہوں۔ تنخواہ و کمیشن حسب لیاقت و تجربہ۔

(۲) اکوٹنٹ۔ ایسے تجربہ کار جو کہ کاروباری ادارے کا اکوئنٹ سنبھال سکیں۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ۔ خواہش مند حضرات اپنی درخواست بمعہ تصدیق پریذیڈنٹ ارسال کریں۔ جملہ درخواستیں ۳۱/۳/۶۲ تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(مینجر فضلِ عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ)

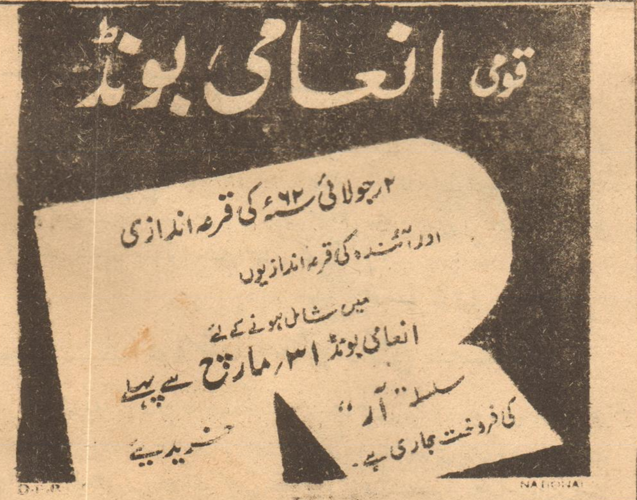

تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ سے جناب انور عادل کا خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

...پ جیسے نوجوان طلبہ پر یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ ...ہ اُس علم کی مدد سے جس سے انہیں تعلیمی درسگاہوں ...ں آراستہ کیا جاتا ہے اپنے اندر وہ لیاقت اور ...لیت پیدا کریں اور اُس سمجھ بوجھ اور بصیرت سے ...رہ ور ہوں کہ جس کے بل پر وہ ملک کو اقوام عالم ...ی برادری میں عزت اور احترام کا مقام دلا سکیں ...س لحاظ سے قوم کی ترقی کا تمام تر دارومدار ...پ لوگوں پر ہے۔

عظیم ورثہ

آپ لوگ یاد رکھیں کہ آپ قوم کی امید ...۔ آپ وہ نئی پود ہیں جنہیں اپنی پیش رو نسل ...رف سے ایک عظیم ورثہ ملنے والا ہے۔ ہم لوگ ...نے والی نسلوں کی بہتری کے لئے کوشاں ہیں اور ...یں اِس قابل بنانے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں ... قومی تعمیر کے کام کو نہ صرف سنبھال سکیں بلکہ ...ہ آگے بڑھا کر معراج پر پہنچا سکیں۔ اب یہ آپ کا ...ہے کہ آپ اپنے آپ کو اِس عظیم ورثہ کا اہل ...ت کریں۔ اسکے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے ...ر کو قومی زندگی اور اسکے اہم تقاضوں سے ...ہنگ بنائیں اور اپنے اندر عمل کا وہ جذبہ وہ جوش اور وہ عزم پیدا کریں کہ جسکے زیر اثر آپ قوم و ملک کے بہترین خادم ثابت ہو سکیں۔ اس جذبہ اس جوش اور اس عزم کا پیدا ہونا منحصر ہے اِس پر کہ حب الوطنی آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہو اور من الحیث القوم آپ اپنے آپ کو نفسیاتی لحاظ سے اِس نہج پر لے آئیں کہ قوم کی بہتری کے لئے سوچنا اور قومی کاموں کو بے لوث طریق پر انجام دینا آپ کی فطرت ثانیہ بن جائے نفاق عزت نفس اور قومی احساس دونوں کے لئے زہر قاتل ہے اور اتحاد و اتفاق ان دونوں کو ترقی دے کر شاہراہ ترقی پر گامزن کرنے کا موجب ہوا کرتا ہے۔ پس اتحاد کو مضبوط پکڑ کر وطن کی محبت اور قومی جذبہ و جوش اپنے اندر پیدا کریں تا آپ لوگ آگے چل کر قومی کردار کا ایک اعلےٰ نمونہ قائم کر کے دکھا سکیں اور آپکی پیش رو نسل نے آپ سے جو امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں انہیں پورا کرنے والے بن سکیں۔

مثالی درسگاہ

طلبہ کو یہ بیش قیمت نصائح کرنے کے بعد آپ نے ایک دفعہ پھر تعلیم الاسلام کالج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا مجھے امید ہے کہ یہ تعلیمی ادارہ صحیح خطوط پہ گامزن ہوتے ہوئے ابھی بہت ترقی کریگا اسے مثالی راہنمائی اور مثالی نگرانی حاصل ہے۔ آپ کے پرنسپل (محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے آکسن) جس طرح اِس کی راہنمائی اور نگرانی کا فرض ادا کر رہے ہیں اسکی مثال ایسی ہی ہے جس طرح ایک باپ اپنے بچوں کی راہنمائی اور نگرانی کرتا ہے اور ہمہ وقت انکی فلاح و بہبود میں ہی لگا رہتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ آپکے پرنسپل صاحب اپنے سٹاف کی مدد سے نوجوانوں کو نہ صرف مثالی طلبہ بنانے کے لئے کوشاں ہیں بلکہ ان کی کوشش یہ ہے کہ وہ ساتھ کے ساتھ مثالی شہری بھی بنیں آپ طلبہ کا یہ فرض ہے کہ آپ انکے ساتھ پورا پورا تعاون کریں تاان کی یہ مساعی بار آور ثابت ہوں۔ نئے تعلیمی نظام کے پیشِ نظر پرنسپل صاحب نے اِس ادارہ کی ترقی کا جو منصوبہ تیار کیا ہے اور جسے میں نے بھی دیکھا ہے جب وہ عمل کا جامہ پہنے گا تو اپنی نئی شکل میں وہ ایک مثالی ادارہ ہوگا اور نئے نظامِ تعلیم کے نفاذ کے سلسلہ میں ایک نمونہ کا کام دے گا۔